نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ٹے

نمبر ۴۰ جلد ۴ — لودیانہ ۵ اکتوبر ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف منشی میراں بخش صاحب عطارد

دل اپنا کہ جسکا مبتلا ہی- — وہ کلمۂ حق ہی خود خدا ہی-

عیسیٰ ہی شفیع روز محشر- — گمراہوں کا جو کہ رہنما ہی-

تثلیث میں ہی خدا کا بیٹا - — توحید میں ذات کبریا ہی-

دنیا میں ہزار دکھ اُٹھاکے — آخر کو صلیب پر چڑھا ہی-

تکلیفیں جو اُسنے یہہ اُٹھائیں- — عصیاں کا کفارہ ہوگیا ہی-

اب آب حیات مفت لے لو — دروازۂ رحم کھل گیا ہی

بس مجکو نہیں کسیکی پروا- — دل شیفتۂ مسیح ہوا ہی

اُسنے میری جان جو بچادی- — سو جان سے اُسپہ جی فدا ہی

دیکھوں میں وہ روئے عالم آرا- — عاصی کی فقط یہی دعا ہی

یارب میرے حال پر نظر کر- — دل میرا اسیر غم ہوا ہی-

تو ہی میرے درد کا ہی غمخوار- — تو ہی میرے غم کا آشنا ہی-

دنیا میں کسی سے دل کو کیوں لگاؤں- — یہہ گھر نہیں عالم فنا ہی -

خاموش رہو نہ تم عطارد — ملتا ہی اُسے جو مانگتا ہی-

غزل

میں مدح کرتا ہوں اُس کی اسجا- جہاں کا منجی جو ہی مسیحا

وہی ہی آقا وہی ہی مولا- جہاں کا منجی- جو ہی مسیحا

وہی ہی دلبر- وہی دلارا- جہاں کا منجی جو ہی مسیحا

اُسی سے مجکو بھی ہی- تولا جہاں کا منجی- جو ہی مسیحا

بچایا یونس کو ماہی سے- اور مدد کی داؤد کی ہمیشہ

وہی تھا موسیٰ کے ساتھ ہر جا- جہاں کا منجی جو ہی مسیحا

پنہایا کانٹوں کا تاج سر پر- کسی نے کوڑے لگائے اکثر

کسینے پسلی کو اُس کے چھیدا- جہاں کا منجی- جو ہی مسیحا

خدایا- انکو معاف کرنا- نہیں ہیں واقف جو ہیں یہہ کرتے

صلیب سے اُسنے یہہ پکارا- جہاں کا منجی جو ہی مسیحا

تمام احکام پورے کرکے- ہمارے بدلے میں دکھ اُٹھاکے

خدا کے دہنے وہ جا کے بیٹھا جہاں کا منجی جو ہی مسیحا

اُسی پہ اپنا بھروسا رکھ تو- وہی ہی تیرا شفیع- **اشرف**

وہی ہی مختار دو جہاں کا جہاں کا منجی- جو ہی مسیحا

نور افشاں

اخبار مہر درخشاں ۱۸ ستمبر ۷۶ شہ ع میں جناب امام فن مناظرہ واہل الکتاب سید ناصر الدین محمد ابو النصور صاحب فرماتے ہیں کہ پس اس زمانہ میں پادری صاحبوں کی بدولت اسکا رواج نہایت ترقی پر ہی کہ سیکڑوں مدرسے چماروں اور خاکروبوں کے واسطے ہندوستان میں جاری ہیں اور کوشش ہوتی ہی کہ وہ لوگ بڑے عالم ہوکر گورنمنٹ سے ملکی عہدے حاصل کریں اور سیکڑوں کوئی چمار بڑے ذی لیاقت ہوکر سرکاری معقول عہدوں پر سرفراز ہیں جبسے ہندوستان آباد ہوا کبھی نہ سنا تھا کہ چمار خاکروب مدرسوں میں پڑھائے جائیں اور علمائے دین کا منصب حاصل کرکے انجیل مقدس سے تمام خلایق کو وعظ ونصیحت فرمائیں +

امام صاحب کی اس گواہی سے ہم نہایت خوش ہیں کیونکہ یہہ گواہی مسیح کے دنیا کے نجات دہندہ ہونے پر دلالت کرتی ہی چنانچہ لکھا ہی کہ اور اُن کے واسطے میں اپنی تقدیس

کرتا ہوں تاکہ وے بھی سچائی سے مقدس ہوویں۔ میں صرف انھیں کے لئے نہیں بلکہ اُن کے واسطے بھی جو اُن کے کلام سے مجھ پر ایمان لاوینگے منت کرتا ہوں۔ تاکہ سب ایک ہوویں جیسا کہ تو ای باپ مجھ میں اور میں تجھ میں تاکہ وے بھی ہم میں ایک ہوویں تاکہ دنیا یقین لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ہی اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہی میں نے انھیں دیا ہی تاکہ وے ایک ہوویں جیسے ہم ایک ہیں میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وے ایک ہو کے کامل ہوویں اور دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا اور انہیں پیار کیا ہی جس طرح کہ مجھے پیار کیا ہی +

—— اخبار سفیر مدراس میں لکھا ہی کہ لارڈ رسل صاحب جو کہ ازارکین اعظم پارلیمنٹ ہیں انہوں نے ایک خط بنام لارڈ گرانیول صاحب تحریر کیا ہی اور وہ خط لنڈن ٹیمس میں بھی طبع ہوا ہی خلاصہ اُسکا ملاحظہ ناظرین کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہی وھوھذا +

—— مقام پیروک پچانڈ پارک گست ۲۳ و ۱۸۷۶ع

میرے پیارے لارڈ گرانیول ...... یہہ بات مجھکو معلوم ہوئی ہی کہ پارلیمنٹ جو فی الحال بند ہوئی ہی بموجب عادت ماہ فروری تک نہ کھلیگی اسلئے میری رائے ہی کہ ایام خزاں میں پارلیمنٹ کھلے جو ظلم و خرابی اضلاع ترک میں ہوئی ہی سو فقط ایک مقام میں نہیں بلکہ اکثر مقامات میں مثل بلگیریہ و سرویہ وغیرہ میں بھی۔ اسلئے میری رائے ہی کہ سلاطین مختلفہ اتفاق اسطور کا کریں یا کون کون جرمنی آسٹریا و روس و پرشیا و انگلنڈ و فرانس و اٹلی کہ سلطنت روم کی ظلم کو یورپ سے اکھاڑ دیویں مجھکو غم نہیں ہوس یا جرمن یا آسٹریا یا اٹلی سلطنت روم کا قبضہ کریں کریں یا نکریں لیکن انگلنڈ کو ضرور لازم ہی کہ بحر اسود میں اپنے جنگی جہازات و تجارت کی آمد و رفت میں خلل نہو وے اسکا بندوبست کریں تارہ اُڈیسا اور وارنا کی کھلی ہے +

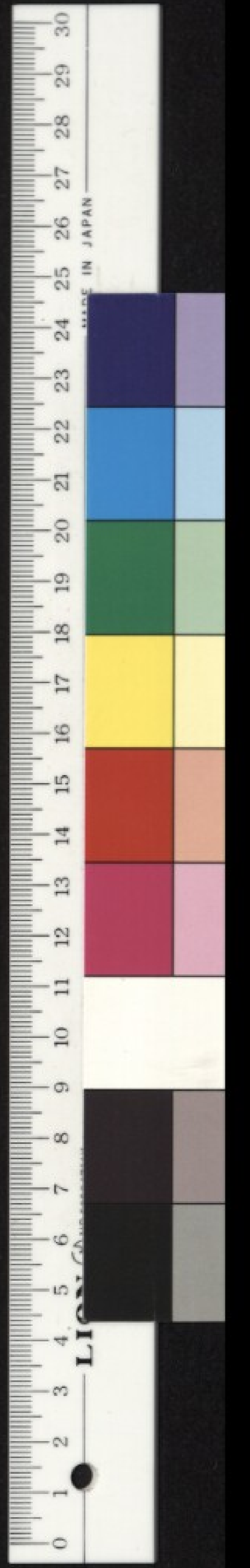
آپ کا خیر خواہ + رسل +

—— صاحب سفیر مدراس بحوالہ اخبارات فرانس راوی ہیں کہ شہنشاہ روس غرہ اگست سے سرحدات آسٹریا و رومانیہ پر فوجیں جمع کر رہا ہی چنانچہ حسب الحکم شہنشاہ روس کے چار سو دو پلٹنیں پیدل کے دو سو سولہ سکواڈرن سواروں کی ایکسو پانچ کمپنی کا سکس ایکسٹرا بیاسی توپ بتیس لشکرگاہ میں منقسم کیا ہی مراد اس روانگی سے حسب تحریر اشتہار پرنس میلان پایہ صداقت کو پہونچتی ہی چونکہ اشتہار مذکور میں یہہ مندرج تھا کہ ای سپاہیو فکر مت کرو کہ جسوقت خدا نخواستہ فوج سرویہ کو شکست ہوگی تو شہنشاہ روس با فوج جرار تائید و استعانت سرویہ کی کریگا جس سے سلطنت روم نیست و نابود ہو جائیگی +

—— ہفتہ ہذا میں جو کہ ہمنے اخبار لنڈن ٹائمس سے ایک مضمون بعنوان ترکوں کے ظلم کا نتیجا درج کیا ہی اُس سے ہمارے ناظرین اخبار بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ترکوں نے کسقدر ظلم غریب رعایا جو عیسوی مذہب رکھتی ہی کیا ہی + افسوس کہ بعض بعض صاحب اصل حال کو چھپاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جسقدر ہو سکے غازیوں کے واسطے چندہ جمع کیا جاوے چنانچہ مدراس و بمبئی میں تو کئی ایک جلسے بھی ہو چکے ہیں ادھر پنجاب میں اول ہی اول ضلع منٹگمری میں ظالموں کیواسطے چندہ جمع ہوا ہی + کیا وے لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ترک زیادہ ہیں یا باغی جس حال میں ترک زیادہ اور بادشاہ اسلام جو ظالم ترکوں کا ممد و معاون ہی وہ کافی نہیں ہی اب تک ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ چندہ کس بنا پر جمع کیا جاتا ہی +

شناخت ذات و صفات ربانی اور ادائے حقوق رحمانی بذریعہ کلام الٰہی

واضح ہو کہ اول اور مقدم سب سے جاننا اور پہچاننا ہستی واجب الوجود کا ہی سو اگرچہ معاینہ صنایع بدایع مخلوقات اور مطالعہ کتب حالات پیدائش سے بھی ہر طرح ہونا خالق قادر صانع کا ثابت ہوتا ہی مگر صرف وہی ثبوت واسطے ایمان اور نجات کے کافی نہیں ہو سکتا کیونکہ جب انسان گنہگار ہو چکا اور بسبب تاریکی گناہ کے اُس کے دل میں اصل روشنی نرہی تو دیکھنا اشیائے جہان اور صناعات کا اُس کو فایدہ کامل نہیں بخشتا۔ چنانچہ مذاہب متفرقہ اور عقاید مختلفہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بہت لوگ باوصف ماننے وجود خالق مطلق کے پھر بھی طرح طرح کی ضلالت اور گمراہی میں پھنس رہے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگوں نے سورج کو بہت بڑا اور روشن ستارہ دیکھکر اور کئی طرح کی تاثیرات اُس کی جو نباتات وغیرہ میں کارگر ہوتی ہیں معلوم کرکے اُسی کی پرستش شروع کر دی۔ اور بعضے عناصر میں سے آگ یا پانی یا ہوا کو بہت سی چیزوں میں مؤثر اور فایدہ بخش دیکھکر انھیں کی عبادت میں مصروف ہوئے اور بعضے پہاڑوں اور کئی درختوں کو بڑے بڑے عظیم الشان دیکھکر اُن کی پوجا کرنے لگے اور بعضوں نے جمیع مخلوقات کو خالق اور فاعل اپنے آپ کا سمجھکر سب اشیائے جہان اور اپنے جسم و جان کو خدا مان لیا۔ اسی طرح کئی لوگ بہت طرح کی گمراہیوں اور کئی وجہ کے دھوکھوں میں مبتلا ہو گئے۔ اسلئے وہ آثار اور دلایل جو واسطے ثبوت ہستی خدا تعالیٰ کے اقوال حکما اور دانایان ہر صنف میں پائے جاتے ہیں اُن کی طرف ہم رجوع نہیں کرتے صرف وے امور جو کلام ربانی سے ثابت



ہونے میں لکھتے ہیں۔ اور وے یہہ ہیں کہ خدا واجب الوجود قدیم حاضر ناظر ہمہ دان ہے اور اُس کے واسطے ابتدا اور انتہا نہیں ازل سے ابد تک اُس کی ذات مع جمیع صفات کے رہی ہے اور رہیگی اور اُس کی ذات و صفات میں کچھہ تغیر اور تبدل نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور وہ قادر مطلق خالق عظیم الشان ہے حکمت اور قدرت اور پاکیزگی اور دانائی اور بھلائی میں کامل اور وہ روح پاک ہے جس کو نہ کبھی کسی نے دیکھا اور نہ کوئی دیکھہ سکتا ہے اور سب نور ونکا باپ اور ساری چیزونکا سنبھالنیوالا اُس کی توحید میں تثلیث اور تثلیث میں توحید جو باپ بیٹا روح قدس سے تعبیر کئے جاتے ہیں اور یے صفات اُسکی ایسی ہیں کہ بجز اُسکی ذات کے اور کسی میں پائی نہیں جاتیں۔ اور بعض صفات مثل ہستی دانائی قوت پاکی راستی رحم کرم عدل وغیرہ ایسی ہیں کہ وے اُس نے اپنی مہربانی سے بندوں کو بھی عنایت فرمائی ہیں لیکن اُسکی ذات میں قدیمی اور ازلی اور ابدی ہیں اور بندوں میں حادث کہ پہلے نہیں تھیں اُس نے وے دیں اور پھر جب چاہے لے سکتا ہے۔ اور اگرچہ خدا ایسا کامل الصفات اور دایم الثبوت اور عظیم الشان ہے مگر پھر بھی وہ ایسا نہیں کہ محض کلیات اور ماہیات سے واقف ہو اور جزئیات سے غافل بلکہ وہ ہر ایک چھوٹی چھوٹی جزی سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے اور ہر ایک امر کو دیکھتا ہے اور ہر ایک بات کو سنتا اور سمجھتا ہے اور ہر ایک ارادہ اور فعل سے خواہ ابھی دل ہی میں ہو خواہ عالم ظہور میں جلوہ گر خبردار ہے کیونکہ اُس کی مخلوقات میں سے جو ارادہ یا کام کرتے یا چلتے پھرتے بولتے ہیں وے سب اُسی کے قوت اور طاقت بخشنے سے ہوتے ہیں بدون اُسکی مرضی اور ارادہ کے کوئی ارادہ یا امر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس سے یہہ سمجھنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ بدی اور گناہ کا بھی بانی ہے یا نیکی اور عبادت کی پروا نہیں رکھتا بلکہ جو لوگ اُس کے

کلام اور احکام کے مطابق اعمال یا افعال کرتے ہیں اُن کے جزا دینے پر مستعد ہے اور جو اشخاص خلاف اُس کے کلام کے پیروی کرتے ہیں اُن کو سزا دینے میں قاصر نہیں۔ اُس کے رحم اور کرم پر نظر کرکے یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے عدل اور انتقام سے باز آکے پاداش اعمال اور سزا اسکے افعال نہ دیگا۔ بخیل کا خاص مطلب یہی ہے کہ خدا باوصف رحیم و کریم ہونیکے عادل اور منتقم بھی ہے اُس کا رحم عدل کی نفی نہیں کرتا اور اُس کا عادل رحم میں خلل نہیں ڈالتا بلکہ دونوں مساوی درجہ پر اپنے اپنے کام کو پورا کرتے ہیں۔ پہلے جب خالق قدیر نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا تو قوت اور دانائی اور لیاقت اور استعداد اور پاکیزگی اور نورانیت سے بھرپور کیا اور جمیع مخلوقات پر اُس کو فوق دیا اور ایسا رتبہ بخشا کہ وہ ملایکہ مقربین سے چنداں کم نہیں تھا اور نہایت مہربانی اور کمال شفقت سے آپ اُس سے ہمکلام ہوا اور کسی طرح کے لطف ازلی اور عنایت ابدی کو اُس سے دریغ نہ فرمایا گلشن قرب میں اُس کو سکونت عطا فرمائی اور کوئی دقیقہ دقایق خوشی و آرام سے اُس کی نسبت فروگذاشت نہ کیا اور تمام رنجوں اور مصیبتوں سے فارغ البال رکھا باوصف ایسی دانائی اور لیاقت کے جو اُس کو حاصل تھی اور باوجود حصول ایسے آرام دایمی کے جس میں امن کلی پایا جاتا تھا اور بمشاہدہ اس قدر عنایت اور شفقت ربانی کے جو اُس پر مبذول تھی آدم سے یکایک ایسا گناہ سرزد ہوا کہ اُس میں علاوہ بیفرمانی اور عدول حکمی کے اُس خالق غیور کے حضور میں نہایت غور اور تامل سے ایک نکتہ اور بھی پایا جاتا ہے کہ جس قدر محبت اور شفقت پروردگار کی جانب سے اُس پر مبذول تھی اُس کے مقابلہ میں اس روگردانی اور اطاعت شیطانی کو صریح

نادانی اور بے ایمانی ٹھہراتا ہے ایسے موقع میں اگر خداوند عادل اُس کو معدوم کر دیتا تو مناسب تھا لیکن پھر بھی جب عادل اُس منتقم حقیقی کا آمادہ پاداش اور سزا اُس کے کا ہوا تو اُسکو معدوم نہ کیا بلکہ یہہ سزا اُس کے لئے مقرر فرمائی کہ وہ صورت اُسکی جو الٰہی تھی تبدیل فرما دی اور وہ فرحت اُسکی جو آمیزش غم کے سے پاک تھی رنج آلود کر دی اور وہ شیرینی حیات دایمی جو اُس کے لئے تجویز ہوئی تھی موت سے تلخ کر دی اور اُس کا جسم جو صحیح المزاج اور سلیم تھا بیماری کشش اور مٹی میں جانیوالا گردانا۔ پس تمام اوصاف اُس کے جن کے ساتھہ اُسنے شیطان کو خدا سے زیادہ تر رفیق سمجھا تھا شیطان اور دنیا کی طرف مایل ہو گئے اگر کہا جاوے کہ خداوند تعالیٰ نے باوصفیکہ رحیم اور کریم تھا اور نہایت شفقت اور مہربانی اُس کی آدم کے حال پر مصروف تھی دفعتہً قہر کی نظر سے اُسکے حال کو اسطرح کیوں تبدیل فرما دیا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ سب اُسکے عدل کا تقاضا ہے کیونکہ عدل اُس کا کسی گناہ کو بے سزا نہیں چھوڑتا مگر پھر بھی خدا کی رحمت نے اُسکی نجات کے واسطے ایسی تجویز فرمائی کہ ہر ایک گنہگار اُس غضب کو فراموش کرکے اس رحمت کے بھروسے پر ہمیشہ اُسکی حمد اور تعریف کرینگے۔ جیسے کہ آدم کے باعث گناہ اور غضب ربانی کے تمام جہان میں دخل پایا ویسے ہی مسیح کے سبب اُسکی رحمت اور مغفرت نے ظہور پکڑا۔ تمام بیبل میں ابتدائے پیدائش سے مکاشفات تک انھیں دونوں عدل اور رحم کی صفتونکا بیان اور انھیں کے ظہور و تاثیرات کا ذکر ہے کہ کس کس طرح عدل گناہ کی سزا اور رحم سے انسان کی مغفرت ہوتی ہے اور ہر ایک خاص گناہ کے لئے خاص سزا اور عام گناہ کے واسطے عام سزا کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ نوح کے عہد میں سب مخلوقات کو طوفان میں غرق کیا نوح اور اُسکے خاندان کو بچالیا۔ اور سدوم و عمارہ کو آگ اور گندھک سے

جلادیا اور لوط کو نجات دی اور یوسف پر کیا کیا حال گذرا موسیٰ اور یوشع بن نون کے ہاتھ سے کئی قوموں کو غارت کیا اور بنی اسرائیل کو کنعان کی زمین عطا کی داؤد کو سول کے ہاتھ سے اور دانیال کو شیر ببر کی غار سے محفوظ رکھا اور الیشع کو کوؤں کی معرفت غذا دی اور الیاس کو جیتے جی آسمان پر اُٹھا لیا یہہ سب امور خدا کے رحم اور عدل کی گواہی دیتے ہیں۔ اور جس وقت خداوند یسوع مسیح کے دنیا میں آنے اور واسطے نجات گنہگاروں کے صلیب پر جانے پر نظر کیجاتی ہی تو کس طرح خدا تعالیٰ کے عدل اور رحم پر تمیتق ہوتا ہی اور بڑے بڑے داناؤں کو کیسی حیرت اور کتنا تعجب ہوتا ہی کہ اُس عادل اور رحیم نے کس انداز سے اپنی دونوں صفتوں کو قایم رکھا اور ایک کو دوسرے پر فوق لیجانے نہ دیا جب اس امر بدیع کی طرف غور سے دیکھا جاتا ہی تو دونوں پلّے ترازو کے عدل و رحم کے مساوی المقدار اور ہموار نظر آتے ہیں۔ میں نے اُن دو صفت ربانی کا جو اُس کی ذات میں پائی جاتی ہیں اور بندوں سے تعلق رکھتی ہیں اس جگہہ میں ذکر کیا اور انھیں دونوں صفت کی تشریح اس کتاب میں بموجب کلام الٰہی کے کی تو صرف یہہ بات دریافت طلب رہی کہ آیا یہہ سمجھ ہماری فی الواقع اسی طرح پر ہی یا نہیں کیونکہ اکثر لوگوں کے خیالات بابت صفات ربانی کے نہایت خام ہیں اور انسان کو ہرگز مناسب نہیں کہ بدون کلام ربانی کے اپنے خیالات اور سمجھ سے کہے کہ میں بخوبی اُن کی ماہیت سے واقف ہو گیا ہوں پس تامل کرنا چاہئے کہ دل بباعث گناہ اور بے ایمانی کے کتاب ربانی کے برخلاف نہو اور جزا اور سزا میں معترض اور مستردد نہ ہو۔ مثلاً جب تم کلام الٰہی میں دیکھو کہ خدا تعالیٰ گناہ سے اس قدر نفرت رکھتا ہی کہ وہ کسی گناہ کو بے سزا نہیں چھوڑتا تو تمہارے دل میں خدا کی نسبت کوئی عذر ظلم یا قہر کا نہ آوے اور قایل ہوا سبات کا کہ جو اُمور تقدیر ربانی سے انتظام دنیاوی میں ہو رہے ہیں سب باموقع اور بجا اور راستی اور جلال سے پر ہیں گو منہ گناہ اور فریب کی واسطے گنہگاروں اور مکاروں کے ہو۔ اور مقرر ہوا سکا بھی کہ جو لوگ یسوع مسیح پر ایمان لاکے اُس کے کلام کے مطابق نیکیوں کی پیروی کرتے ہیں اور بدیوں سے متحرز رہتے ہیں اُنکا حامی اور ممد اور معاون ہی اور ایسا مہربان جیسا باپ اپنے بیٹے پر اور نہ دل سے اس بات کو مانتا ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں رہتا ہی اور ایسے امن اور مواسات ایمانداروں کے ساتھ کرتا ہی جو ناواقف بے ایمانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اور اُس کو بھی کہ خداوند قاہر نہیں بلکہ نہایت شفیق اور پر محبت ہی حتیٰ کہ گنہگاروں کی موت سے بھی اُسکو خوشی نہیں بلکہ اُنکی نجات اور سرور دائمی کا خواہاں ہی۔ دل میں ان باتوں کی تلاش کرنے سے معلوم ہو سکتا ہی کہ خدا کا علم اور اُس کی محبت جو انسان کی نسبت ہی تم کو معلوم ہوئی یا نہیں کیونکہ یہی وے باتیں ہیں جو کلام ربانی سے ظاہر ہوتی ہیں اور اُن سے خدا کا سلوک اور اُسکی محبت انسان کی نسبت معلوم ہوتی ہی اور دنیا کے عقلا اور علما اپنے علم اور عقل سے اِن کو نہیں نکال سکے اِن ہی باتوں کا علم آدمی کے خراب دل کو بنانے کے واسطے اور انواع و اقسام دنیاوی آزمایشوں سے بچانے کے واسطے کو ہر بے بہا ہی اور سب فرایض کو ماننے کے لئے رغبت دینیوالا ہی۔ اِس لئے خداوند یسوع مسیح نے لہجۂ ملوکانہ سے فرمایا کہ اِسی علم کلام ہمیشہ کی زندگی ہی+

ترکوں کے ظلمونکا نتیجہ

اخبار لنڈن ٹائمز کے کارسپانڈنٹ صاحب مقام تفلیس سے اپنی چھٹی مورخہ ۲۴ اگست ۹۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ سفیر انگلستان و سفیر امریکہ جو ترکوں کے ظلم و سختیاں جو عیسائی رعایا پر ہوئی ہیں تحقیقات کر رہے تھے سو اب وے تحقیقات کر چکے اور اُن کی رپوٹ عنقریب شایع ہونیوالی ہی مگر مسٹر سکیلر صاحب کے ساتھ ایک کارسپانڈنٹ ہی کہ جسکی چٹھیاں امریکہ و انگلستان کے اخبارات میں چھپ چکی ہیں+

صاحبان مذکورہ بالا وہاں اسواسطے گئے ہیں کہ جو کچھ اس امر میں راست راست ہو وہ ظاہر کیا جاوے لیکن صاحب انگریز کے حق میں گمان ہی کہ وہ ضرور ترکوں کے طرفدار ہو رہے ہیں اور صاحب امریکہ اُن کے برخلاف جو کچھ خبریں ان دونوں کو پہونچیں وے سرکار روم کے افسروں اور اُن سے جو بلا عذر رعایت اس امر کو بیان کر سکیں پہونچیں۔ دونوں صاحب کہتے ہیں کہ یہہ تحقیقات دیر بعد ہوئی مگر تب بھی یہہ اُن مقاموں پر گئے جہاں ترکوں کے ہاتھ سے زیادہ ظلم و سختیاں ہوئیں اور یہہ سختیاں بیشتر شایع ہو چکی ہیں+

ان دونوں کی تحقیقات سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ مسلمانوں کے دلوں میں پہلے سے گھبراہٹ تھی مگر وہ حالت کہ جس سے ایسے بُرے نتیجے پیدا ہوئے ہیں سرکشی و غدر کی حالت نہیں تھی۔ بہت سے جاسوس سرویہ سے اُبھارنے کیواسطے اکثر مقاموں میں پھرتے تھے لیکن وے اپنے کام میں کامیاب نہ ہوئے۔ عیسائیوں کے پاس ہتھیار نہ تھے اور اُن مسلمانوں کا مقابلہ جو سرکار



روم کی طرف سے آئے تھے عیسائی مقابلہ نہ کر سکے کسی حالت میں عیسائیوں نے مسلمانوں پر حملہ نہیں کیا مثلاً شہر بتوک کی تباہی کے حال سے ہمارے ناظرین اخبار بخوبی آگاہ ہیں کہ مسلمانوں نے کس طرح شہر بتوک میں ظلم کئے مگر بیچارے عیسائیوں نے سر بھی نہ ہلایا۔ چنانچہ اس شہر بتوک کی تباہی و تاراجی اسطور سے وقوع میں آئی کہ اس شہر کے اردگرد آٹھ دس بستیاں مسلمانوں کی آباد ہیں انہوں نے خیال کیا کہ شاید عیسائی ہم پر حملہ آور ہوں اسواسطے اُنہوں نے پہلے ارادہ کیا کہ ہم حملہ کریں اسی خیال سے مسلمانوں نے شہر کو جا گھیرا اور عیسائیوں سے ہتھیار طلب کئے اور جب عیسائیوں نے انکار کیا تو مسلمانوں نے فوراً حملہ کیا اور شہر میں گھسکر بہت سے مردوں کو قید کیا اور جہانتک لوٹ سکے لوٹا پھر اُن کو یہہ خیال آیا کہ اس لوٹ کھسوٹ کے چھپانیکے واسطے یہہ بھی مناسب ہے کہ ان اسیروں کو قتل کر دیں چنانچہ سبکو حراست کے مکانوں سے نکال کر تہ تیغ بیدریغ کر دیا اور پھر گھر گھر جاکر اس ظلم کو یہاں تک ترقی دی کہ جسکا بیان ہم یہاں پر نہیں کر سکتے کیونکہ پیشتر ترکوں کے ظلم شایع ہو چکے ہیں۔ مثلاً شہر کے تمام باشندوں بجز سولئے ۰۰۰ یا ۰۰۰ ہ کے سبکو قتل کر ڈالا اگرچہ اس واقعہ کو تین مہینے کا عرصہ گذر چکا ہے مگر بموجب تحریر صاحب انگریز کے ڈھائی ہزار لاشوں کی کھوپریاں و ہڈیاں اور بعض سڑی ہوئی لاشیں بے گور و کفن اب تک پڑی ہیں مگر صاحب امریکہ اس شمار کو ۰۰۰ ہ بیان کرتے ہیں اور کارسپانڈنٹ صاحب علاوہ ان تخمینوں کے جو شہر بتوک میں ہوئی ہیں فرماتے ہیں کہ مقتول اب تک بلا گور و کفن پڑے ہیں اور قاتلوں کو اسوقت تک جنکے پاس لوٹ کا مال یعنے سونا چاندی گائے بیل وغیرہ جو باعث ان ظلموں کا ہوا کچھ بھی سزا نہیں ہوئی۔ یہہ بیان کہ مقام بتوک اور اور شہروں خاصکر مقام پانچورشتے میں بڈھے جیتے جلائے گئے عورتیں بعد بےعزتی کے ماری گئیں۔ بڈھوں کی آنکھیں نکالنا ٹانگیں کاٹنا حاملہ عورتوں کے شکم چاک کرنا بچوں کو نیزوں پر لٹکانا اور چھوٹے لڑکوں کے گود میں اُن کے وارثوں کے سر دینا اہل بلگیریہ کی گواہی پر منحصر ہے۔ شاید اسمیں کچھ مبالغہ بھی ہو۔ پانچورشتے میں تین دن لوٹ کھسوٹ اور ظلم و جبر و خونریزی جاری رہی۔ کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ صاحب انگریز کے سامھنے کسی جوان عورت نے یہہ بیان نہیں کیا کہ میری بےعزتی ہوئی مگر کئی ایک عمر رسیدہ عورتوں نے فریاد کی کہ ہماری بُری طرح سے بےعزتی ہوئی۔ ترک عذر کرتے ہیں کہ یہہ ظلم کے کام ہم سے سرزد نہیں ہوئے کیونکہ قرآن میں ایسے ظلموں کا حکم نہیں ہے مگر اسپر کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ جب ایسی حالت ہوتی ہے تو دینی احکام بالائے طاق رہتے ہیں +

منقولات

محاصل ہند

برٹش انڈیا کی آمدنی و خرچ کے تخمینے بابت ۸۰-۱۸۷۹ء پھر پیش ہوئے جسمیں لکھا ہے کہ سونے اور چاندی کی قیمت تناسبہ میں فی الحال فرق آجانے سے سلطنت کے صیغۂ خزانہ میں جو دقت واقع ہوئی ہے اُسپر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بہت توجہ کے ساتھہ غور کی اور آخر بمقتضائے وقت یہہ بات قرار پائی کہ تخفیف اور کفایت کی جن ابتدائی تدابیر کا صیغۂ خزانہ کی حالت موجودہ کی مقتضیات کے موافق عمل میں لانا ضرور ہے ان کی نسبت تمام لوکل گورنمنٹوں پر گورنمنٹ ہند کا منشا ظاہر کیا جائے۔

۲۔ اس سال کے بجٹ کے انتظام کا ایک جزو یہہ بھی تھا کہ جناب وزیر کبیر وزیر ہند باجلاس کونسل غیر معمولی تعمیرات سرکاری کیواسطے انگلستان میں ۰۰۰۰۰۰ ۴۲ روپئے قرض لیں۔ اس انتظام کا ایک اتفاقی نتیجہ یہہ تھا کہ جو رقم درصورت دیگر خزانۂ ولایت میں بھیجنے کے لئے بلوں کے ذریعہ سے حاصل کرنی پڑتی اُس میں سے رقم مذکورۂ بالا کم ہو گئی اور تخمینوں میں مبادلہ (ہنڈاون) کی جو شرح قرار دی گئی ہے یعنے ۲۰ = ۱ شلنگ ½ ۷ پنس اُسکے بموجب نقصان مبادلہ کی رقم گھٹ گئی اور سال کے فرضی بقایا میں ۰۰۰۰۰ ۳۵ روپئے بڑھ گئے +

باوجود اس کفایت اور اور کفایتوں کے سال کی فاضل آمدنی کا صرف ۰۰۰۰۰ ۱۴۴ روپئے تخمینہ ہوا +

۳۔ اُسوقت یہہ حساب کیا گیا تھا کہ خزانہ ولایت میں بلوں کے ذریعہ سے ۰۰۰۰۰ ۱۳۹۰ روپیہ بھیجنا ہوتو ۰۰۰۰۰ ۱۵۹۹۲ روپیہ دینا پڑے گا اسلئے مد نقصان مبادلہ میں تصفیہ حساب کے واسطے ۰۰۰۰۰ ۲۲۲۲ روپیہ رکھا گیا تھا۔ لیکن ان تخمینوں کے مشتہر ہو جانے کے بعد جناب وزیر کبیر وزیر ہند نے مناسب سمجھا کہ انگلستان میں جو رقم قرض لیگئی اسکو بڑھاکر ۰۰۰۰۰۰ ۴ روپئے کر دیا جائے۔ پس اس سے سال کے تخمینوں کو بشرطیکہ شرح مبادلہ اُسی حساب سے ہو جس حساب سے پہلے تھی ۰۰۰۰۰ ۹۲ روپئے کی اتفاقی امداد پہونچتی ہے۔ اس امداد کی رقم کا اب بہت زیادہ تخمینہ کیا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ ہند کے صیغۂ خزانہ کے اعتبار سے جو حالت اُسوقت ہے اور آئندہ ہوگی اُس سے وقوف حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے +

۴۔ جس رقم کا انگلستان میں قرض لینا تجویز ہوا اُسکے اسطرح بڑھانے سے اگلے سال بلوں کے ذریعہ سے جو رقم

خزانہ ولایت میں داخل ہونی چاہئے تھی وہ اب گھٹ کر ......۱۲۳ روپیے رکھی جس میں سے ۳۴۴۴۱۱۳۴۰ روپیے اس تاریخ تک ......۰۶۱۰۳۴ روپیے کے بلوں کی فروخت کے ذریعہ سے حاصل ہوئے ہیں اور تصفیہ حساب کے لئے جو رقم نقصان مبادلہ میں بیچ ہوئی ہے ۱۶۰۰۰۰۰ روپیہ ہے ۵ - ولایت کے خزانہ میں بھی ۹۹۵۶۴۴۴۰ روپیہ داخل کرنا باقی ہے جو بلوں کے ذریعہ سے ارسال کیا جائیگا اور اُسکے خرچ کا روپیوں کے حساب سے کوئی ایسا تخمینہ بنانا جو بالکل صحیح ہو بالفعل ناممکن ہے لیکن اب گورنمنٹ ہند کو یقین نہیں کہ نقصان مبادلہ کا کل روپیہ جسقدر روپیہ اُسکے لئے منظور ہوا ہے اُس سے بہت بڑھکر نہ ہوگا +

۶- اسکے علاوہ بڑمٹ کی آمدنی کی صورت مبادلہ کا نرخ بدل جانے سے اچھی نہیں ہے - جسقدر روپیہ انگلستان میں زیادہ قرض لیا گیا ہے اُسکے سود کا خرچ بڑھجائیگا اور بنگالہ میں افیون کی پیداوار جو خلاف معمول نہایت ہی زیادہ ہوئی ہے اُسکا خرچ بھی اُمید ہے کہ افیون کی مد کے لئے جسقدر روپیہ منظور ہوا ہے اُس سے ......۵ روپیے کے قریب زیادہ ہو جائیگا گو اُسکے مقابلہ میں ذخیرہ افیون میں بھی ضرور ایزادی ہوگی +

۷- بہرحال صیغہ خزانہ کی جو صورت اسوقت ہے اُس سے بڑا تردد پیدا ہوتا ہے اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس بات کو ضروری تصور فرماتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹوں اور سررشتوں کے حکام اعلے کو اس بات پر تحریک کریں کہ وہ اس بڑے گھاٹے کو جو پیش آنیوالا ہے جہانتک ممکن ہو کم کرنے میں سرگرمی کے ساتھ بالاتفاق سعی کریں +

۸- پس ہر ایک سررشتہ کے حکام اعلے کو خواہ وہ سررشتہ شاہی گورنمنٹ کے ماتحت ہو یا لوکل گورنمنٹ کے مناسب ہے کہ سرکاری روپئے کے متعلق اُن تمام مصارف کو بند کرنے کے لئے پختہ تدبیریں عمل میں لائیں جو نہایت ضروری نہیں ہیں یا جنکی گورنمنٹ متکفل نہیں ہے یا جنکے موقوف کرنے سے کوئی بڑا بھاری نقصان اور خرابی پیدا نہیں ہوتی - اُن ہدایتوں کی تعمیل کے لئے جو تدبیریں کیجائیں اور ہر ایک گورنمنٹ اور ہر ایک سررشتہ میں جسقدر بچت کی اُمید ہو ان دونوں امور کی ایک رپوٹ گورنمنٹ ہند کے صیغہ فنانشل میں جلدی بھیجی چاہئے - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کوئی ایسا جدید خرچ منظور نہیں کرینگے جو نہایت ضروری نہو +

۹- صیغہ خزانہ میں بہ ابتری جسکے واسطے ایسی تدبیریں درکار ہیں صرف اس سبب سے واقع ہوئی ہے کہ حال میں چاندی کی قیمت سونے کے مقابلہ میں یکایک گھٹ گئی ہے اور اس لئے جہاں سونے کی عوض چاندی دینی پڑتی ہے وہاں اب خرچ زیادہ ہو گیا ہے - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بالفعل یہہ نہیں کہہ سکتے کہ آمد و خرچ میں ہمیشہ کے لئے مساوات بحال و برقرار کرنیکے واسطے گورنمنٹ ہند کو کیا کیا تدبیریں کرنی پڑینگی مگر تا وقتیکہ یہہ تدبیریں قرار پائیں جناب نواب ممدوح باجلاس کونسل تمام لوکل گورنمنٹوں کو اس بات سے مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جناب نواب ممدوح کو شاید چار ناچار الیسے ایسے امور کی استدعا کرنی پڑے جنکی نسبت جناب نواب ممدوح کو یقین ہے کہ بشرطیکہ وہ سرکار کی بہبود کے لئے ضروری ہوں گورنمنٹ ہائے موصوف اُن کو ایسے خلوص اور عالی ہمتی کے ساتھ منظور کرینگی جو اُن سے پہلے موقعوں پر بڑی مالی دقت کی حالت میں ظہور میں آئی ہے +

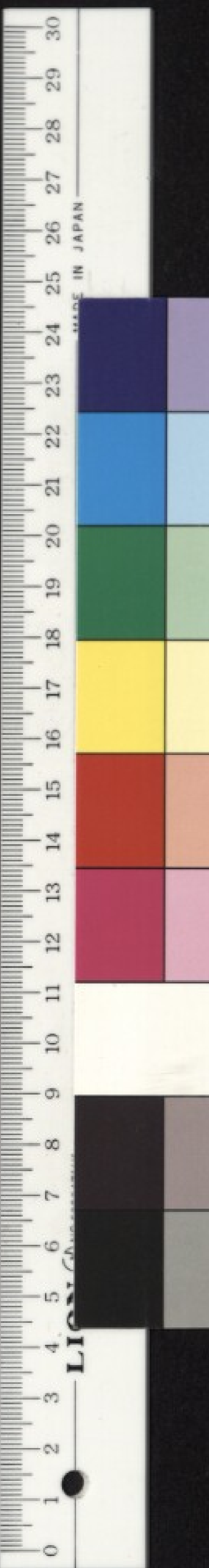
۱۰- جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بالفعل یہہ تجویز کی ہے کہ غیر معمولی تعمیرات سرکاری کے خرچ میں بہت سی تخفیف کیجائے اور جناب نواب ممدوح کو بھروسا ہے کہ بہت سی تدبیروں میں جو اس امر کے لئے ضروری ہیں لوکل گورنمنٹوں سے عمدہ امداد ملیگی +

۱۱- علاوہ اسکے جبتک یہی حال ہے میونسپل کمیٹیوں اور اور جماعتوں اور ہندوستانی ریاستوں یا عام اشخاص کو قرض دینے کے واسطے گورنمنٹ ہند کے اختیار میں جو سرمایہ ہوگا وہ غالباً محدود ہوگا اسلئے ایسے قرضوں کے واسطے کسی سرکاری عہدہ دار کی طرف سے کوئی درخواست گزرانی یا ارسال ہونی نچاہئے الاجبکہ وہ ایسے کاموں کے واسطے ہو جو ملتوی نہو سکتے ہوں +

مراسلات

قصبہ جگراؤں

ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب قصبہ جگراؤں ضلع لودیانہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس قصبہ جگراؤں میں جو ایک تالاب پورا نا عرصہ ساٹھ سال سے تعمیر کرایا ہوا تو ام کہتری کا بنایا کا ہے ۲۴ ستمبر ۱۸۷۶ء کو خدا کی قدرت سے اُس تالاب میں مچھیاں چھوٹی چھوٹی پیدا ہونی شروع ہوئیں ۵ ستمبر تک اس افراط سے اُسمیں مچھیاں جمع ہو گئیں کہ جسکا کچھ اندازہ بیان نہیں ہو سکتا مردمان شہر نے تالاب مذکور سے مچھیاں نکال کر کنارہ پر انبار لگا دیا اور بقدر تیس من زمین میں گڑائی گئیں تاہم ابتک اسقدر مچھیاں تالاب میں موجود ہیں کہ جب کوئی آدمی پانی کی طرف کنارہ تالاب پر کھڑا ہو کر نظر کرتا ہے تو تمام پانی میں سوائے مچھیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا اکثر لوگ شہر کے جمع ہو کر انکو دیکھنے جاتے ہیں اور جسطرف لوگ



سے باہر کھڑے ہو کر ان کو دیکھتے ہیں اسی طرف مچھلیاں کثرت سے آ کر جمع ہو جاتی ہیں ان کے ایک جگہہ اجتماع ہونے سے یہہ خیال آتا ہے کہ وہ بیچاریں بھوکھ سے حیران ہو کر اس اُمید پر کہ یہہ لوگ ہمیں کچھ کھانے کو پانی میں ڈالیں اکٹھی ہو جاتی ہونگی حالانکہ اس تالاب کو اتنا عرصہ تعمیر ہوئے کو ہوا اسمیں مچھی کا نشان بھی کبھی نہیں تھا دفعتاً دو چار روز کے عرصہ میں اسقدر مچھیوں کا پیدا ہو جانا تعجبات سے معلوم ہوتا ہے نیز تعجب یہہ ہے کہ جب تک اس تالاب میں مچھیاں پیدا نہیں ہوئی تھیں اُسوقت میں اُسکے پانی کا رنگ سبز تھا جو اکثر تالابوں کا ہوا کرتا ہے مگر جب سے اسمیں مچھیاں کثرت سے پیدا ہوئی ہیں رنگ پانی کا سرخ ہو گیا ہے اور ایسا معلوم دیتا ہے کہ اسمیں کوئی چیز سرخ رنگ کے پیدا کرنیوالی ڈالی گئی ہے اور پانی سے بدبو اسقدر آتی ہے کہ آدمیوں کو اسکے کنارہ ایک دو منٹ تک کھڑے ہونا مشکل ہے اور اس قصبہ میں خفیف سی شکایت بخار کی ہے مگر احتمال ہے کہ اگر یہہ بدبو تالاب کی اسیطرح رہی تو بیماری بڑھ جائیگی اب جو مچھیاں زمین میں گڑائی گئی ہیں تو بدبو بہت کم ہو گئی ہے اصل حال یہہ ہے کہ اس قصبہ کے چونک بازار میں ہر روز بابو جان بلے ڈیس جا کر منادی کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست بتلاتے ہیں مگر یہہ لوگ ایسے جال میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اچھی طرح دل کے کانوں نہیں سُنتے اور اس چشمۂ آبحیات ابدی میں جسکے غسل سے روح پاک ہوتی ہے اشنان نہیں کرتے اور ان ظاہری پانیو نمیر غوطہ لگاتے ہیں اسواسطے خدا نے اُنکا چشمہ بھی مچھیوں سے ناپاک کرا کر متعفن اور غلیظ کر دیا ہے اور اب اُسمیں کوئی شخص غسل نہیں کرتا۔ میں بندہ اسواسطے گذارش کرتا ہوں کہ یہہ حال من و عن پرچہ اخبار نور افشاں مطبع مشن لودیانہ میں بوساطت جناب پادری ویری صاحب بہادر چھپایا جاوے اور یہہ بھی عرض ہے کہ یہہ جمعرات کے ہفتہ میں جو ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ کو شایع ہوگا مندرج فرمایا جاوے +

مریضوں کو مژدہ

صاحب مہتمم اخبار نور افشاں سلامت +

تھوڑا سا مضمون مفید خاص و عام ہے براہ مہربانی درج اخبار فرماویں کہ ان دنوں میں بباعث برودت آب و ہوا و تبدل و تغیر موسم کے اکثر لوگ بیماری بخار وغیرہ سے کم و بیش علیل و مضمحل ہو رہے ہیں اور خدا کے فضل سے تدارک اُسکا علاج کرنے سے جلد ہو سکتا ہے بہت سے صاحب صاحب شعور فلکس کے سبب علاج کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں خصوصاً علاج اور فوایداد و یات ڈاکٹری سے بالکل خالی رہتے ہیں اور فیس طلب معالج ڈاکٹری یعنے اسسٹنٹ سرجن کے فی نوبت پانچ روپیہ ہیں بعوض حصول نقد صحت گراں جانتے ہیں سو واسطے سہولیت ہر ایک مرد مان خاص کے تا اختتام موسم آمد برآمد اس فصل کے بعوض پانچ روپیہ فی نوبت کے دو روپیہ فی نوبت فیس طلب اسسٹنٹ سرجن مقرر کی گئی ہے تاکہ اس کم فیس پر طلب کرنے اسسٹنٹ سرجن اور استعمال علاج ڈاکٹری سے کوئی صاحب بے بہرہ نہ رہے اور عوام غربا لوگوں کو پہلے بھی فیس معاف ہے اور اب بھی وہی معافی ملحوظ رہیگی فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس +

راقم گوکل چند اسسٹنٹ سرجن لودیانہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

فرانس سُنا گیا ہے کہ فرانسیسوں کا ارادہ ہے کہ سندر کو کاٹ کر الجیریا اور ٹیونس میں پہنچا دیں ایم رُوکا بسس صاحب کا قول ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے پس جب ممکن ہے تو اس سے بڑا فایدہ ہوگا ان کا قول ہے کہ جو دشت یہاں ویران پڑا ہے وہ سندر کے آنے سے بالکل سر سبز ہو جاویگا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جیسے نہر سویز جاری ہوئی ہے اُسوقت سے جہاں تک کہ نہر جاری ہے وہاں ہر مہینے میں دو مرتبہ پانی برستا ہے ورنہ جب یہہ نہر جاری نہ تھی تو سال میں ایک مرتبہ پانی برسا کرتا تھا سوائے اسکے دائیں بائیں نہر کے سبز گھاس اور درخت پھولوں کے پیدا ہوتے ہیں جہاں زمانہ سابق میں کچھ بھی نہ تھا پس اگر ایسا ہوا جیسا کہ تجویز ہے تو دشت میں بڑی پیداوار ہو جاویگی اور فرانس کو نہایت درجہ فایدہ پہنچیگا +

حضور ویسرائے اپنے دورہ آئندہ میں دربار لیوے پشاور و ملتان و جیکب آباد و کراچی و بمبئی میں منعقد فرماویں گے تمام سفر سرحدیت و کراچی و بمبئی میں حضور ممدوح کی لیڈی صاحبہ اُن کے ساتھ ہونگی +

پنجاب سال گذشتہ میں پنجاب کی کل عدالتوں میں ۲۳۰۰۰۷ مقدمات دایر ہوئے یہہ تعداد ۱۸۸۸ء کی نسبت کسیقدر زیادہ ہے اوسط مدت مقدمات متدائرہ ۲۴ یوم یعنے پچھلے سال سے ۱ یوم زیادہ تھی +

ان میں ۷۵ فیصدی انگریزی افسروں نے فیصل کئے اور ۲۵ ہندوستانیوں کی عدالت میں پیش ہوئے +

عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں کام بہت کثرت سے رہا لیکن اب چونکہ انکی حدود دیوانی پہل حدود سے محدود ہو گئی ہیں اسواسطے اُمید ہے کہ کام میں بہت تخفیف ہو جاوے گی +

چیفکورٹ میں سال گذشتہ کی نسبت ½ ۲ فیصدی اپیلوں میں اضافہ ہوا +

مقدمات کی پیروی میں بارشوں کی سختی اور بیماری کی کثرت سے بہت نقصان آیا اور کئی ایک عدالتیں بند ہیں +

ہنگیر مدراس ٹائمز سے معلوم ہوا کہ قلعہ ہنگیر میں زمین کے نیچے ایک پختہ عمارت معلوم ہوئی ہے اور عام خیال یہہ ہے کہ اُسمیں خزانہ گڑا ہی اسواسطے اُسکی کھودائی شروع ہو گئی ہے +

فصل پنجاب میں ۲۶ ستمبر تک بارش اس پیمانہ پر ہوئی ہے -

دہلی ۲/۱ ۴ - انچ - فصل اور صحت اچھی حالت میں ہے +

فصل اچھی ہے لیکن بارش کی اور حصار ۲/۱ ۲ - انچ ضرورت ہے صحت اچھی ہے +

انبالہ ۴/۳ ۱ - انچ - فصل اور صحت اچھی ہے +

فصل کثرت سے ہے

لاہور ۴/۳ انچ - فصل اچھی ہے بیماری کم ہوتی جاتی ہے +

ملتان ۰ انچ - فصل اور صحت اچھی ہے +

ڈیرہ اسمعیل خان ۲/۱ انچ - فصل اور صحت اچھی ہے +

راولپنڈی ۲/۱ انچ - فصل کی بہتر ہونے کی اُمید ہے ہیضہ کم ہوتا جاتا ہے +

پشاور ۰ انچ - اوسط ہے فصل کم ہو کچھ ہیضہ بھی ہے +

ملکہ معظمہ ایڈنبرا سے بالمورل کو چلی گئی +

امیر کابل بھی برٹش گورنمنٹ کے ساتھ دوستی جتانے کے واسطے دہلی آنیوالے ہیں +

خبر ہے کہ ٹی - پی گریبل صاحب آیندہ ہند کے پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہونگے +

شہنشاہ روس کا بھائی جو فوجی کاموں میں تمام علاقہ روس میں مشہور تھا وہ سرویا کی لڑائی مقام نسار کے قریب مارا گیا - شہنشاہ روس کو یہہ بڑا بھاری صدمہ ہوا

ہتھیار معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۲ء سے ۱۸۷۵ء تک پشاور اور کوہاٹ میں جو انگریزی اور دیسی فوج تھی اُسکے کل ۱۴ ہتھیار چوری گئے ہیں +

لودیانہ

تپ کا زور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے - کوئی گھر ایسا نہیں جسمیں تپ کی شکایت نہو مگر ایسا زیادہ مہلک نہیں ہے +

جناب بابو گوکل چند صاحب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ نے برائے رفاہ عام بجائے پانچ روپیہ کے فی نوبت دو دو روپیہ فیس مقرر کر دئے ہیں اور بیمار کی اچھی طرح خبر گیری رکھتے ہیں اب اُمید ہے کہ شہر کے لوگ اس قلیل فیس پر بابو صاحب موصوف کو ضرور گھر بلا کر علاج کرینگے اور صحت پاینگے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جو ایکماہ کی رخصت لیکر پہاڑ پر تشریف لے گئے تھے کل بخیر و عافیت یہاں داخل ہوئے اور اپنے عہدہ کا چارج لے لیا +

حفظان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئی اسلئے رپوٹ نا مکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہے اُنکی میزان کرنیسے معلوم ہوا کہ کل اموات ہفتہ حال میں (۲۰۰۷) درج رجسٹر ہوئیں - ہفتہ گذشتہ میں (۱۵۹۳) واقع ہوئی تھیں (۲۰۲) اموات مرض ہیضہ سے واقع ہوئیں - ہفتہ گذشتہ میں (۱۹۸) درج رجسٹر ہوئی تھیں تفصیل ہر ضلع کی اموات ہیضہ کی حسب ذیل ہے - لاہور - راولپنڈی - جہلم - گجرات - ہزارہ - شاہپور - امرتسر ضلع لاہور میں اموات ہیضہ (۳۳) جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں - ان میں سے (۱۴) ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں اور کل اموات ان میں (۵۴) تھیں قصبہ قصور میں (۷) اموات دہہاوہ کلاں میں (۳) و گھیاکے میں (۴) و چھوٹے موضع نوازش آباد میں (۲) للیانے میں (۴) اور باقی (۱۰) جگہوں میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی - (۱۹) پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں سے کسی میں (۲) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں - شہر و بیرون شہر لاہور میں صرف (۲) و (۴) اموات درج رجسٹر ہوئیں - ضلع راولپنڈی میں اموات ہیضہ (۱۷) پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں اور (۸) نئی مبتلا شدہ جگہوں میں درج رجسٹر ہوئیں - ان میں سے کسی میں (۴) اموات سے زیادہ درج رجسٹر نہیں ہوئیں مگر سوائے کوہ مری کے جس میں (۱۰) اموات ہوئیں - (۱۲) میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی - ضلع جہلم میں (۵) جگہوں میں ہیضہ ہفتہ حال میں ہوا (۳) اموات سے زیادہ ان میں کسی میں درج رجسٹر نہیں ہوئی پہلی مبتلا شدہ جگہوں میں سے کوٹ سارنگ میں (۹) اور (۳) (۳) اموات قصبہ تلہ گنگ والاوہ میں درج رجسٹر ہوئیں - ضلع گجرات میں اس مرض کی شدت خاصکر کے پہلے مبتلا شدہ قصبہ ڈنگہ و چھوٹے موضع تھالہ میں رہی جن میں (۱۴) و (۳) اموات درج رجسٹر ہوئیں باقی (۵) اموات ایک ایک جگہہ میں درج رجسٹر ہوئیں - ضلع ہزارہ میں (۴) مواضعات مرض ہیضہ میں ہفتہ حال میں مبتلا ہوئے ان میں سے (۳) میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی پہلے مبتلا شدہ قصبہ خانپور میں (۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں - ضلع شاہپور میں صرف (۲) مواضعات ہفتہ حال میں اس مرض میں مبتلا ہوئے جن میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی چھوٹے موضع گولانالی میں جو بکثرت سے مبتلا ہے اور جسکی مردم شماری پانسو سے بھی کم ہے (۵) اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع امرتسر میں صرف ایک موت قصبہ مجیٹھا میں درج رجسٹر ہوئی - مرض چیچک سے (۱۵) اموات درج رجسٹر ہوئیں اور ہفتہ گذشتہ میں اسیقدر واقع ہوئی تھیں یہہ مرض رفتہ رفتہ تمام اضلاع پنجاب میں کم ہوتا جاتا ہے جیساکہ سال کے اس موسم میں معمول ہے لیکن بعض قصبات میں اموات کی کثرت ہے مثلاً اوسط اموات ہوشیارپور کی (۴۲) و قصور کی (۴۵) و جالندھر کی (۵۰) اور پوانگی (۵۳) و روپڑ کی (۴۶) اور کرتارپور کی (۴۶) ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا